فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

خطبہ نمبر ۱۹

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۱۰ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ ، ۵ احسان ۱۳۵۰ ہش ، ۵ جون ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

13

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۳ احسان کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج بھی دوپہر کو حضور کو دوران سر کی تکلیف ہو گئی نیز ضعف بھی رہا"۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل صحت یابی کیلئے دعائیں فرماتے رہیں۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ تحریر فرماتی ہیں:۔

امۃ الحی لائبریری ربوہ کے انتظام میں کچھ تبدیلی کی گئی ہے۔ لائبریری کی منتظمہ عزیزہ خورشید صاحبہ کو مقرر کیا گیا ہے۔ لائبریری ہفتہ میں صرف تین بار ہفتہ۔ پیر اور بدھ کو صبح نو بجے سے دس بجے تک اور جس بدھ کو لجنہ ربوہ کا پندرہ روزہ اجلاس ہو گا اس دن شام کو کھلا کرے گی۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲/۵ بروز اتوار بچی عطا فرمائی ہے جو کہ بابو عبد الحمید خان صاحب (مرحوم) کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ خانصاحب کی نواسی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس بچی کو نیک و صالح اور خادمہ دین بنائے (آمین) نیز اس کی والدہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفاء عطا فرمائے۔

(عبد الباسط خان ناصر ایم اے بی ایڈ
ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی اسکول محمد آباد اسٹیٹ)

اب جبکہ سال کا کافی عرصہ گذر چکا ہے۔ آپ جائزہ لیں کہ آپ کے حلقہ یا علاقہ کی کوئی مجلس ایسی نہ ہو جس نے ابھی تک تشخیص کر کے بجٹ نہ بھجوایا ہو۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

معذرت

۴ احسان (جون) کے الفضل میں ص۳ پر مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر امیر و مبلغ انچارج گھانا کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کے کالم ۲ کی چوتھی سطر میں سہو کتابت سے ایک غلطی ہو گئی ہے جس کے لئے ادارہ جملہ احباب جماعت سے معذرت خواہ ہے۔ تفصیلی تصحیح کل کے الفضل میں شائع کی جائے گی۔ (ادارہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے

دعا کی حالت میں یہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچکر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے

"استجابت دعا کا مسئلہ درحقیقت دعا کے مسئلہ کی ایک فرع ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا اس کو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں واقع ہوتی ہیں اور دھوکے لگتے ہیں ..... دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے ربّ میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہِ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوّتِ جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جل شانہٗ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔ جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں ..... اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوتِ تکوینی پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی باذنہٖ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو مؤید مطلوب ہے ...... اور جس قدر ہزاروں معجزاتِ انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے ان کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔"

(برکات الدعا)

فضل عمر درس القرآن کلاس

اس سال پانچ جولائی (وفا) سے پانچ اگست (ظہور) تک منعقد ہو گی انشاء اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ پانچ جولائی بروز پیر شروع ہو گی انشاء اللہ۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ اس کلاس میں ہر جماعت کے موزوں نمائندے شامل ہوں۔ امراء اضلاع اور صدر صاحبان پوری کوشش فرمائیں کہ اس کلاس میں پوری پوری نمائندگی ہو۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ
الفضل ربوہ
۵ احسان ۱۳۵۰ ہش

حق گوئی کی درخشندہ مثال

۲۸ مئی کو کراچی میں برصغیر کے مایۂ ناز انشاء پرداز اردو ادب کے زبردست نقاد علامہ نیاز فتحپوری مرحوم کی برسی بہت اہتمام سے منائی گئی۔ اس روز شام کو ادارہ "نگار" کے زیر اہتمام آدم جی آڈیٹوریم میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں نامور دانشوروں، ادیبوں اور شاعروں نے علامہ مرحوم کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقعہ پر جتنی بھی تقاریر ہوئیں یا مقالے پڑھے گئے ان میں جہاں ان کے نہایت قابلِ قدر ادبی کارناموں اور خدمات کا ذکر کیا گیا وہاں ان کے اوصاف میں سے آزادئ فکر اور حق گوئی کے وصف کا بطورِ خاص ذکر کر کے ان کی یاد پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کئے گئے۔

چنانچہ روزنامہ مساوات مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۷۱ء میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق حکومت سندھ کے چیف سیکرٹری جناب ایس منظور الٰہی نے علامہ مرحوم کو آزادئ فکر کا سب سے بڑا علمبردار قرار دیا اور فرمایا کہ ان کی حق گوئی اور فکر و فن کے سینکڑوں پہلوؤں سے ہر صاحبِ ادب بخوبی واقف ہے جناب جوش ملیح آبادی نے کہا نیاز مرحوم حق گوئی کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں اس حق گوئی کی پاداش میں ان پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ ممتاز ماہر تعلیم ڈاکٹر محمود حسین اور ڈاکٹر عالیہ امام نے بھی علامہ نیاز مرحوم کی حق گوئی کی تعریف کرتے ہوئے اسے بہت سراہا۔

اس میں شک نہیں علامہ نیاز فتحپوری مرحوم حق گوئی میں اپنا جواب نہ رکھتے تھے جس بات کو حق سمجھتے تھے اس کے برملا اظہار سے وہ کبھی نہیں ہچکچاتے اور ایسا کرنے میں وہ کبھی کسی سے مرعوب نہ ہوتے نہ کسی نقصان کی پرواہ کی اور نہ ہی کسی خوف یا لعنتِ ملامت کو خاطر میں لائے۔ وہ تو کبھی ایسے مواقع پر بھی حق بات کہنے سے نہیں ٹلے کہ جب حق گوئی کے بڑے بڑے دعویداروں کی قلعی کھل جاتی ہے اور بہ تقاضائے مصلحت منقار زیرِ پر رہنے میں ہی انہیں عافیت نظر آنے لگتی ہے۔ مثال کے طور پر جب انہوں نے مسلمانوں کے زوال و انحطاط اور ان کی زبوں حالی پر غور کرنا شروع کیا اور اسی ضمن میں جب ۱۹۵۹ء میں انہیں احمدیہ لٹریچر کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کا موقع ملا اور اس مطالعہ کے نتیجہ میں احمدیت کی صداقت بڑی حد تک ان کے دل میں گھر کر گئی تو انہوں نے اپنے موقر جریدہ ماہنامہ "نگار" لکھنؤ کی اشاعت ماہ اگست ۱۹۵۹ء میں "احمدی جماعت" کے زیرِ عنوان ایک زوردار شذرہ سپردِ قلم کیا اس میں انہوں نے لکھا:-

"میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مرزا صاحب جھوٹے انسان نہیں تھے۔ وہ واقعی اپنے آپ کو مہدئ موعود سمجھتے تھے۔ اور یقیناً یہ دعویٰ انہوں نے ایسے زمانے میں کیا کہ جب قوم کی اصلاح و تنظیم کے لئے ایک ہادی و مرشد کی سخت ضرورت تھی۔ علاوہ اس کے دوسرا معیار جس سے ہم کسی کی صداقت کو جان سکتے ہیں نتیجہ عمل ہے۔ سو اس بات میں احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح و روشن ہیں کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے ——— اس وقت دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں اور انہوں نے خاص عزت و وقار نہ حاصل کر لیا ہو۔ پھر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کامیابیاں بغیر انتہائی خلوص و صداقت کے آسانی سے حاصل ہو سکتی تھیں کیا یہ جذبہ خلوص و صداقت کسی جماعت میں پیدا ہو سکتا ہے اگر اسے اپنے ہادی و مرشد کی صداقت پر یقین نہ ہو اور کیا وہ ہادی و مرشد اتنی مخلص جماعت پیدا کر سکتا تھا اگر وہ خود اپنی جگہ صادق و مخلص نہ ہوتا۔" ("نگار" ماہ اگست ۱۹۵۹ء)

اس شذرہ کا شائع ہونا تھا کہ ایک شور پڑ گیا اور بعض مخالفین نے خطوط لکھ لکھ کر آپ کو مطعون کرنا شروع کر دیا لیکن جس بات کو آپ حق سمجھتے تھے لوگوں سے ڈر کر اس کے اخفاء کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا چنانچہ اس کے بعد بھی آپ مکرر اس کا اظہار کرتے رہے۔ آپ نے اپنے موقر جریدہ "نگار" میں متعدد مضامین لکھ کر مخالفین کے اٹھائے ہوئے تمام اعتراضات کے تفصیلی جواب دئے۔ اور جس بات کو حق سمجھتے تھے ڈنکے کی چوٹ اس کا اعلان کرنے میں بے جگری اور جرأت مندی کا ایسا شاندار مظاہرہ کیا کہ جو ہمیشہ یادگار رہے گا اور آنے والی نسلیں اس پر محبت و عقیدت اور قبولیت کے پھول نچھاور کرتی رہیں گی۔

آپ کی طرف سے احمدیت کی تائید و حمایت میں مضامین کا یہ سلسلہ مسلسل کئی سال جاری رہا۔ حتیٰ کہ ایک موقع پر آپ نے اسلام اور مسلمانوں کے زوال و انحطاط اور کسمپرسی کا دردانگیز نقشہ پیش کرنے کے بعد بڑی دلیری اور جرأت کے ساتھ فرمایا:-

"یہ حالت صدیوں جاری رہی یہاں تک کہ اسلام کو مرد بیمار سمجھ کر چاروں طرف سے اس پر حملے ہونے لگے اور اس کی کسمپرسی انتہا کو پہنچ گئی۔ یہی وہ وقت تھا اور یہی وہ فضا تھی ہندوستان کی جب ایک مردِ عمل سرزمینِ قادیان سے اٹھا اور اس نے تن تنہا تمام مخالف طوفانوں کا مردانہ وار مقابلہ کر کے دنیا پر ثابت کر دیا کہ خدا کا روشن کیا چراغ مدہم تو ہو سکتا ہے لیکن اسے بجھایا نہیں جا سکتا ..... اس کا (یعنی جماعت احمدیہ کا۔ ناقل) نصب العین صرف قرآن اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت ہی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ تعلیمات اسلام، اخلاقِ اسلام اور غایتِ ظہورِ اسلام کی عملی مثالیں بھی قائم کرنا ہے یعنی وہ صرف یہ کہہ کر خاموش نہیں ہو جاتے کہ اخلاق بلند کرو بلکہ اپنے کردارِ عمل سے بھی اس تعلیم کی برکات کا ثبوت دیتے ہیں اتنا صریح روشن اور واضح ثبوت جس سے غضِ بصر ممکن ہی نہیں۔" (الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

بلاشبہ علامہ نیاز فتح پوری مرحوم میں حق گوئی کا وصف نقطہ کمال کو پہنچا ہوا تھا اور آپ نے حق گوئی کی ایسی تابندہ و درخشندہ مثال قائم کر دکھائی کہ جس کے لئے مسلمان قوم ان کی ہمیشہ ممنونِ احسان رہے گی۔ سچ فرمایا جناب ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے کہ:-

"بعض لوگوں کو نیاز کے مسلک اور بعض معاملات میں ان کے خیالات اور معتقدات سے اتفاق نہ ہوگا۔ سرسید سے بھی بعض لوگوں کو اختلاف تھا لیکن اس کے باوجود تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ "نگار" نے اور خاص طور پر نیاز صاحب نے آزادئ فکر و نظر اور آزادئ گفتار و قلم کی ایک صحت مند اور جرأت مندانہ روایت کو پروان چڑھایا ہے۔ جس معاشرہ میں جہالت عام ہو، تعصب اور کوتاہ نظری پر لوگ فخر کرتے ہوں، روایت پرستی جہاں جزو ایمان سمجھی جائے وہاں ایسی روایت قائم کرنا اور اس پر ثابت قدم رہنا آسان نہیں۔"

("نگار" بابت ماہ مئی و جون ۱۹۶۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنت سے محروم کرنیوالی بداعمالیاں

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت سے محروم کرنیوالی بداعمالیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا قَمَّارٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ

یعنی ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالا جواری، احسان جتانے والا اور عادی شراب خور سب لوگ جنت میں نہیں جائیں گے۔

کتنے بدقسمت ہیں وہ لوگ جو ماں باپ کی نافرمانی، جوئے بازی، شراب خوری اور احسان جتانے کی قبیح عادات بیان میں سے کسی ایک عادت میں گرفتار ہوتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ ان کی یہ ایک بدعملی انہیں جنت سے محروم کرنے کا موجب بنے گی اور بجز خسارہ کے انہیں کچھ ہاتھ نہ آئے گا قابلِ افسوس ہے وہ زندگی جس کا انجام اچھا نہ ہو اور لائق صد افسوس ہے وہ انسان جو برے انجام سے بے خبر ہو کر برائیوں کے ارتکاب سے باز نہ آئے۔

کتنے نادان ہیں وہ بچے جو ماں باپ کی نافرمانی کے مرتکب ہوتے ہیں اور نہیں جانتے کہ وہ اس جہان کی ابدی خوشی اور خوشحالی سے اپنے آپ کو محروم کر رہے ہیں اور کتنے فریب خوردہ ہیں وہ لوگ جو جوئے اور شراب کے عادی ہوتے ہیں کیونکہ نہیں جانتے کہ وہ ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والے کیف و سرور سے اپنے آپ کو دور تر لے جا رہے ہیں اور لائق ماتم ہے ان لوگوں کی بے خبری جو غریبوں کے ساتھ سلوک کر کے احسان جتاتے ہیں۔ کیونکہ وہ ثواب سے ہی محروم نہیں رہیں گے بلکہ اس جنت سے بھی محروم کر دئے جائیں گے جس کی بے مثال و لازوال نعمتوں اور ابدی ۴

۴ راحتوں کا تصور بھی کسی کے لئے ممکن نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان اور ان جیسی تمام دوسری بداعمالیوں سے ہمیشہ ہی بچائے رکھے اور ہمیشہ کے لئے ہمیں اپنی پناہ میں لے لے تا کہ شیطان ہم پر حملہ آور ہونے کی جرأت ہی نہ کر سکے۔

خدا کی نظر تمہارے دلوں پر ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو حکم دیا ہے کہ "اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو۔ (الحجرات آیت ۱۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قرآنی حکم کے پیشِ نظر ایک دن صحابہؓ کو بہت زرّیں نصائح فرمائیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے کسی کی بات کان لگا کر مت سنو اور نہ کسی کے عیب کی جستجو کرو اور نہ دنیا کی کسی چیز کی طرف رغبت کرو کہ وہ تمہیں اکیلے ہی کو مل جائے اور نہ آپس میں حسد کرو۔ نہ بغض و کینہ رکھو اور نہ ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندے اور ایک دوسرے کے بھائی اس کے حکم کے مطابق بنے رہو۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ سب چیزیں مسلمان کی مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون، اس کی آبرو۔ اس کا مال۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے اور نہ تمہارے عملوں کو بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ (بخاری)

اسی طرح حضرت معاویہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اگر تو مسلمانوں کی عیب جوئی کے پیچھے پڑے گا تو گویا تو نے ان کو فساد میں ڈال دیا یا قریب ہے کہ فساد میں ڈال دے۔ (ابوداؤد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۴

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

گذشتہ ہفتہ حضور نے ۱۶۶۹ خطوط ملاحظہ فرمائے، ۱۷۷ احباب کو شرف ملاقات بخشا

ملاقاتوں کے دوران حضور کی نذریں نصائح اور اہم ارشادات

(از مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق بی۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری حضور اقدس)

حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی شانِ استغراق کی نمایاں جھلک

سیدنا حضرت ناصر دین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شب وروز دینی مصروفیات کے وسیع سلسلہ سے حضرت مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ استغراق کی جھلک نمایاں ہوتی ہے حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ وقت بھی ایک قسم کے جہاد کا ہے میں رات کے تین تین بجے تک جاگتا ہوں اس لئے ہر ایک کو چاہیئے کہ اس میں حصہ لے اور دینی ضرورتوں اور دینی کاموں میں دن رات ایک کردے۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱۹۲)

نیز فرماتے ہیں۔

"میرے اعضاء تو بے شک تھک جاتے ہیں مگر دل نہیں تھکتا وہ چاہتا ہے کہ کام کئے جاؤ۔" (ایضاً صفحہ ۱۹۴)

بالکل یہی کیفیت ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہے۔ خلافت کی اہم ذمہ داری کا کام دن رات ہی جاری رہتا ہے۔ اس میں نہ کوئی چھٹی ہے نہ آرام۔ چنانچہ مئی کے تیسرے ہفتہ (۱۶ ہش تا ۲۲ ہش) کے دوران حضور انور نے ایک ہزار پانچ سو چھہتر عام خطوط اور ادارہ جات تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ وغیرہ کے ترانوے خطوط ملاحظہ فرمائے۔ ادارہ جات کی طرف سے آمدہ ڈاک ایسے امور پر مشتمل ہوتی ہے جن پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمانا ہوتا ہے اور ان ادارہ جات سے آمدہ پوری مسلیں بھی سے گذرنا پڑتا ہے۔ زیر رپورٹ ہفتہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آٹھ سو اکاون خطوط پر دستخط فرمائے اور ایک سو ستتر احباب کو شرفِ ملاقات بخشا جن میں غیر ممالک سے آنیوالے چار افراد بھی شامل تھے جن کو حضور نے عام ملاقاتوں کے وقت سے علیحدہ شرفِ ملاقات بخشا۔ افسران ادارہ جات کی ملاقاتیں مندرجہ بالا ملاقاتوں کے علاوہ ہیں جو روزانہ ہی ہدایت حاصل کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔

ملاقاتوں کے دوران حضور نے جو اہم ارشادات فرمائے ان کا خلاصہ یہ ہے:۔

اسلامی نظامِ اقتصاد کی خصوصیت

ایک ملاقات کے دوران فرمایا۔ ہمارے نوجوانوں کو اسلامی اقتصادی تعلیمات کو بغور پڑھنا چاہیئے۔ اسلامی تعلیمات کے مقابلہ میں کوئی بھی اقتصادی نظام نہیں ٹھہر سکتا۔ کمیونزم نے بظاہر تو to each according to his need کا خوشنما نعرہ لگا کر اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اصل سوال یہ ہے کہ need یا ضرورت کی تعریف کیا ہے۔ آج تک کسی کمیونسٹ ملک نے اس کی تعریف نہیں کی ہر انسان ملک اور قوم کی ضروریات الگ ہوتی ہیں۔ پھر ضروریات کی نوعیت کا تعیّن کرنا بھی ممکن نہیں۔

اسلام نے NEED یا احتیاج کا لفظ ہی استعمال نہیں کیا کیونکہ یہ عزّت نفس کے خلاف تھا۔ اسلام نے need کی بجائے حق کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور حق کی وسیع تعریف یہ ہے کہ جو قوتیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی ہیں۔ ان کی پوری نشوونما کی جائے۔ یعنی اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ سائنسی دماغ دیا ہے تو غربت اس کی ترقی میں روک نہ بنے۔ اسلامی معاشرہ کا یہ فرض ہوگا کہ اس کی استعداد کو بڑھانے میں اس کی مدد کرے اور یہ مدد کرنا اس شخص کا اسلامی معاشرہ پر حق ہے۔

بین الاقوامی عدالت انصاف کے ایک اشتراکی جج کا لاجواب رہنا

فرمایا پچھلے سال جب میں نے ہالینڈ کا دورہ کیا تو انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے ایک کمیونسٹ جج سے میں نے سوال کیا کہ ہر شخص کو اس کی ضرورت کے مطابق دیئے جانے کا نعرہ بظاہر بڑا خوشنما ہے لیکن براہ کرم آپ ذرا ضرورت کی تشریح فرمادیں۔ وہ اس کی تشریح کرنے سے قاصر رہے۔

مستقبل احمدی نوجوانوں کا ہے:۔

سرگودھا سے بیس احمدی طلباء ملنے کے لئے آئے حضور نے ان کو شرف ملاقات بخشا۔ اس موقع پر فرمایا۔ احمدی طلباء پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ کو یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیئے کہ مستقبل انشاء اللہ آپ کا ہی ہے۔ یہ خدائی وعدہ ہے جس کو آپ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

بعثتِ مسیح موعود کی ایک عظیم برکت:۔

فرمایا آج سے مثلاً دو سو سال قبل خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے لوگوں کو بڑے بڑے مجاہدے کرنے پڑتے تھے اور بڑی مشکل ریاضتوں میں سے گزرنا پڑتا تھا تا اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہو لیکن آپ (احمدی) بڑے خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی بعثت کی برکت سے اپنے افضال اور قرب کے دروازے آپ پر کھول دیئے ہیں اور اب آپ کو پچھلوں کے مقابلہ میں کم محنت کرکے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہو سکتا ہے۔ آپ کو احمدیت کی برکت سے محبت ذاتیہ الٰہیہ مل گئی ہے یعنی سب کچھ ہی مل گیا ہے۔ اس کے لئے آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیئے۔ شکر کی تعریف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی قوتیں اور طاقتیں آپ کو دی ہیں ان سب کو بنی نوع انسان کی خدمت میں لگادیں۔

سچے مسلمانوں کا طرۂ امتیاز کیا ہونا چاہیئے:۔

فرمایا۔ میرے نزدیک ایک سچے مسلمان اور غیر میں سب سے نمایاں فرق یہ ہونا چاہیئے کہ غیر دنیا کے پیچھے بھاگتے ہیں اور اپنی تمام طاقتوں کو صرف اس غرض کے لئے صَرف کرتے ہیں کہ ان کو دنیا مل جائے۔ اس کے بالمقابل سچا مسلمان وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو اور اپنے اوقات کو اللہ کی رضا کے حصول کے لئے وقف رکھے اور دنیا میں حلال رزق کے حصول کے لئے اس کو جو جدوجہد بھی کرنی پڑے وہ اس بات کو مدنظر رکھ کر کرے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے کہ اپنے لئے حلال و طیب رزق تلاش کرو۔ اگر تمام سچے مسلمان احمدیوں کا اس بات پر عمل ہو جائے تو پھر دنیا ان کے پیچھے بھاگی آئے گی اور خدا کا قرب بھی ان کو نصیب ہو جائے گا۔

اسّی سالہ دورِ مظلومیت ہم سے نہ مسکراہٹیں چھین سکا نہ قوتِ احسان:۔

فرمایا ہمیں پچھلے اسّی سال سے تختہ مشق بنایا گیا ہے ہمیں افریقہ وغیرہ میں گالیاں دی گئیں۔ ہر ظلم ہم پر روا رکھا گیا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ۸۰ سال کا یہ طویل دورِ مظلومیت بھی ہم سے دو باتیں نہیں چھین سکا۔

اوّل:- مسکراہٹیں۔ جتنے مصائب تکالیف اور مظالم کا سامنا ہمیں کرنا پڑا ہے اگر کسی اور کو اس کا عشر عشیر بھی کرنا پڑتا تو اس کی زندگی سراپا اضمحلال بن جاتی۔ لیکن احمدی احباب کے چہروں پہ اطمینان اور مسکراہٹ کا ہونا اللہ تعالےٰ کے پیار و محبت کا عجیب جلوہ ہے۔ احمدیوں کو چونکہ اللہ تعالیٰ کے پیار پہ ناز ہوتا ہے اس لئے وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتے اور ان کے دل ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا کردہ اطمینان اور سکینت کی وجہ سے ہشاش بشاش رہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوم:- دوسری بات جو زیادہ اہم ہے وہ یہ کہ زمانہ باوجود ہماری مظلومیت کے ہم سے "قوتِ احسان" نہیں چھین سکا۔ ۸۰ سال کے طویل دورِ مظلومیت کے باوجود ہم اپنے مخالفین پر احسان ہی کرتے رہتے ہیں۔ سلسلہ کے بعض زبردست معاندین کی ساری زندگیاں ہماری مخالفت میں گذریں۔ ان میں سے کئی ایک ایسے ہیں کہ بڑھاپے میں جب سب ان کو بے یار و مددگار چھوڑ گئے تو سلسلہ نے اور احمدی احباب نے در پردہ ان کی امداد کی۔ کئی مخالفین سلسلہ کی ان کی آخری زندگی میں سالوں علاج معالجہ کیا اور ہر قسم کی امداد ان کو دی گئی۔ پس قوتِ احسان ہماری اخلاقی طاقت ہے۔ جس کا مقابلہ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ ہمیں چاہیئے کہ اس قوت کو مزید ترقی دیں اور ہر دشمن اور مخالف کے ساتھ احسان کا سلوک کریں۔

توبہ واستغفار کی فلاسفی اور اس کی ضرورت:۔ فرمایا توبہ و استغفار بہت کرتے رہنا چاہیئے۔ وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل تھا وہ سب سے زیادہ توبہ و استغفار کرتے تھے۔ استغفار کے معنے لوگوں کو پوری طرح معلوم نہیں ہیں استغفار دو قسم کا ہوتا ہے۔

اوّل:- ایک استغفار عوام کا ہوتا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ اے خدا جو غلطی ہم سے سرزد ہو چکی ہے اس کے بد اثرات سے ہم کو محفوظ فرما اور اس کے بد نتائج سے اپنے فضل سے ہم کو محفوظ رکھ۔

دوم:- دوسرا استغفار خواص کا ہوتا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ اے خدا بشری کمزوری کی وجہ سے جس غلطی کے سرزد ہونے کا امکان ہے وہ بھی سرزد نہ ہو۔

عیسائیوں نے اپنی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض کیا تھا کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت استغفار فرمایا کرتے تھے اور آپ کو قرآن کریم میں بھی استغفار کا حکم ہے اسلئے آپ نعوذ باللہ گناہگار تھے لیکن وہ استغفار کے معنوں کو نہیں سمجھتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار خواص کا استغفار تھا یعنی آپ یہ دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ میں بھی بشر ہوں اور بشری کمزوریاں مجھے بھی لاحق ہیں۔ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ مجھ سے بشری کمزوری کے نتیجہ میں بھی کوئی غلطی سرزد نہ ہو۔

پس جو بھی جتنا مقرب الٰہی ہو گا وہ اتنا ہی زیادہ استغفار کرے گا۔

؎ ہر کہ عارف تر ترساں تر

احمدیت کا واحد مقصد۔ بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت

فرمایا۔ ہم تو دنیا کی بھلائی کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ ہمارا کام بے لوث خدمت ہے۔ خواہ ہمیں اس خدمت کے نتیجہ میں گالیاں بھی سننی پڑیں اور ماریں بھی کھانی پڑیں ہم خدمت سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

فرمایا۔ ایک مرتبہ بہت بڑا سیلاب آیا جس سے بہت نقصان ہوا ہمارے چند نوجوان ایک علاقہ میں حکومت کے لئے روٹیاں جمع کرنے گئے۔ اس علاقہ کے لوگوں کو جب پتہ چلا کہ یہ احمدی ہیں تو انہوں نے دھمکی دی کہ اگر تم پھر اس طرف آئے تو ہم تمہیں تھپڑ مار مار کر اس علاقہ سے نکال دیں گے یہ نوجوان میرے پاس آئے کہ ہم اب کیا کریں۔ میں نے ان کو کہا کہ تم کل پھر اسی علاقہ میں جاؤ اور جنہوں نے تمہیں تھپڑوں کی دھمکیاں دی تھیں ان کو کہو کہ ہم تھپڑ کھانے کو تیار ہیں۔ جتنا مرضی ہے ہمیں مار لو لیکن سیلاب زدگان کے لئے روٹیاں بھی دے دو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ اور جن لوگوں نے تھپڑ مارنے کی دھمکی دی تھی وہی آگے بڑھ بڑھ کر روٹیاں پیش کرنے لگے۔ پس خدمت میں عظیم قوت پوشیدہ ہے۔ احمدیت دنیا میں قائم ہی اس لئے ہوئی ہے کہ بنی نوع انسان کی خدمت کرے۔ ہمارے نوجوانوں میں خدمت کا بے پناہ جذبہ ہونا چاہیئے اور خدمت کے وقت دوست دشمن غریب یا امیر کی کوئی تخصیص نہیں ہونی چاہیئے

کینیا (مشرقی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کی ایک اور مسجد کا افتتاح

علاقہ کے دو صد کے قریب معززین کی شرکت اور چیف کی تقریر

از مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مبلغ کینیا۔

کینیا کے صوبہ "ویسٹرن پراونس" میں ماراگولی ایک اہم علاقہ ہے۔ مسلمان کافی تعداد میں ہیں گو اکثریت عیسائیوں کی ہی ہے یہاں پر اللہ تعالےٰ نے ہمیں امسال میں مسجد بنانے کی توفیق دی ہے۔ اس کا افتتاح ۲۵ شہادت ۱۳۵۰ھش مطابق ۲۵ اپریل ۱۹۷۱ء کو عمل میں آیا۔ اس کے لئے مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب انچارج مشنری کینیا کی خدمت میں افتتاحی رسم ادا کرنے کے لئے درخواست کی گئی اور دعوتی چٹھیاں سائیکلوسٹائل مشین پر چھاپ کر تقسیم کی گئیں۔ اور کافی دن پہلے احباب تیاری میں لگ گئے۔ مدعوین کو ٹھہرانے پیش کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔

سو پروگرام کے مطابق مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ دو سو کے قریب علاقہ کے غیر مسلم دوست حاضر ہوئے اور احمدی احباب دور و نزدیک سے ۵۰ کی تعداد میں شامل ہوئے۔ افتتاح سے قبل مولوی جمیل الرحمٰن صاحب نے سواحیلی زبان میں تقریر کی۔ ان کی تقریر سے پہلے مقامی احباب نے بھی مختصر تقاریر کیں۔ علاقہ کے سب چیف نے بھی تقریر کی اور مسجد کی تعمیر پہ خوشی کا اظہار کیا۔ اور مبارکباد دی افتتاح کے لئے مقامی دوست محمد الانو نے ایک پلیٹ میں مسجد کے تالے کی چابی مکرم مولوی صاحب کی خدمت میں پیش کی۔ یہی دوست ہیں جنہوں نے مسجد کے لئے پلاٹ دیا ہے۔ مولوی صاحب نے دعا کے بعد تالا کھولا۔ اور اندر جا کر ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ اس کے بعد تمام حاضرین کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا اور اس طرح تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقعہ پہ جماعت کے مختلف مشنوں کے کام کی تصاویر کی نمائش بھی کی گئی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس جگہ نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ ۱۹۶۶ء سے میں اس جگہ تبلیغ کے لئے جا رہا ہوں۔ اکا دکا دوست تو اس وقت سے قائل ہو رہے ہیں۔ مگر گذشتہ سال مارچ میں اچانک مخالفت شروع ہو جانے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے وہاں جماعت کی طرح ڈال دی۔ اور اب وہاں ایک اچھی خاصی جماعت بن گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مسجد کی تعمیر کی بھی توفیق عطا کر دی ہے الحمد للہ۔

یہ امر بھی خالی از دلچسپی نہ ہو گا۔ کہ غیر احمدیوں کی مسجد کے امام یوسف بن عمر نے ۱۹۶۷ء میں خفیہ بیعت کی تھی مگر گذشتہ سال مخالفت کے نتیجہ میں انہوں نے اعلان کر دیا۔ اور مسجد کی امامت چھوڑ دی۔ اب وہ ہماری مسجد کے امام ہیں۔ نہایت مخلص احمدی اور مبلغ ثابت ہوئے اللہ تعالےٰ ان کو استقامت عطا کرے۔ آمین۔

ماراگولی کے بعد اسی صوبہ ویسٹرن میں خدا تعالےٰ نے دو اور جگہ بھی جماعتیں قائم کر دی ہیں۔ ایک جگہ کا نام Mautuma ہے اور دوسری جگہ کا نام Tsimosole ہے۔ ہر دو جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مساجد کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ امید ہے جلد تیار ہو کر ان کا افتتاح بھی کیا جائے گا۔

مسجد ماراگولی کے افتتاح کے بعد مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب مذکور ہر دو (جگہ) تشریف لے گئے تھے۔ ان کی موجودگی میں Mautuma میں ۵ افراد نے بیعت کی Tsimosole میں جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم مولوی صاحب نے تقریر کی۔ جس کے بعد سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا۔ ہر دو جگہوں پر مکرم مولوی صاحب نے مسجد کے پلاٹوں پر دعا کرائی۔

Tsimosole کے متعلق یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس جگہ شیخ مبارک احمد صاحب کے ذریعہ ایک چیف احمدی ہوئے تھے اور انہوں نے مسجد کے لئے جگہ بھی دی تھی۔ مگر مخالفت اس شدت سے ہوئی کہ چیف گھبرا گئے مسجد کو مخالفوں نے بننے نہ دیا۔ اب اسی جگہ خدا تعالےٰ نے اور جماعت دی ہے اور مسجد بھی ان شاء اللہ بن جائے گی۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہر تینوں مقامات پر ہمارے قدم مضبوط کر دے۔ دوستوں کو استقامت عطا کرے اور جماعت بیش از پیش ترقی کرتی چلی جائے۔ اور یہاں کی مساجد جماعت کے لئے ازدیاد ایمان اور غیروں کے لئے ہدایت کا موجب ثابت ہوں۔

آمین

ھُدھُد کوئی پرندہ نہیں بلکہ انسان تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(فرمودہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا۔ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ (نمل ع ۲) اے لوگو! ہمیں پرندوں کی زبان سکھائی گئی ہے۔ یہاں طیر سے مراد تمام قسم کے پرندے نہیں۔ اس لئے کہ۔

(۱) :۔ جس وقت ہُدہُد کہیں جاتا ہے۔ حضرت سلیمان سخت ناراض ہوتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ۔ یعنی ہُدہُد چونکہ غائب ہے۔ اس لئے جب وہ آیا تو میں اُسے سخت سزا دوں گا یا اُسے ذبح کر ڈالوں گا ورنہ وہ دلیل پیش کرے اور بتائے کہ کیوں غائب رہا۔ اب بتاؤ کیا قرآن سے یہی پتہ لگتا ہے کہ پرندے ایسی عقل کے مالک ہیں کہ اگر ان سے کوئی قصور سرزد ہو تو آدمی تلوار لے کر کھڑا ہو جائے اور اسے کہے کہ وجہ بیان کرو ورنہ ابھی تیرا سر کاٹ دوں گا یا کبھی تم نے دیکھا کہ تمہارا کوئی ہمسایہ ہُدہُد پکڑ کر اسے سوٹیاں مار رہا ہو اور کہہ رہا ہو کہ میرے دانے تو کیوں کھا گیا اور اگر تم کسی کو ایسا کرتے دیکھو تو کیا تم اُسے پاگل قرار نہیں دو گے؟ پھر وہ لوگ جو حضرت سلیمان کی طرف یہ امر منسوب کرتے ہیں کہ انہوں نے ہُدہُد کے متعلق یہ کہا وہ اپنے عمل سے یہی فتویٰ حضرت سلیمان علیہ السلام پر بھی لگاتے ہیں۔ بلکہ حضرت سلیمان علیہ السلام تو یہاں تک کہتے ہیں کہ میں اُسے سخت ترین سزا دوں گا۔ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ۔ ورنہ وہ ایسی دلیل پیش کرے جو نہایت ہی واضح اور منطقی ہو۔ گویا وہ ہُدہُد سقراط، بقراط اور افلاطون کی طرح دلائل بھی جانتا تھا۔ اور حضرت سلیمانؑ اس سے یہ توقع رکھتے تھے کہ وہ اپنے دلائل پیش کریگا۔

(۲) :۔ پھر قرآن تو یہ کہتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے پاس جنوں۔ انسانوں اور طیر کے لشکر تھے مگر حضرت سلیمان کی نظر صرف ہدہد کی طرف جاتی ہے اور فرماتے ہیں۔ مَا لِیَ لَاۤ اَرَی الْهُدْهُدَ کیا ہوا کہ اس لشکر میں ہُدہُد کہیں نظر نہیں آتا۔ حکومت کے نزدیک تو جس کا قد پانچ فٹ سے کم ہو وہ فوج میں بھرتی کے قابل نہیں سمجھا جاتا۔ مگر حضرت سلیمانؑ نے یہ عجیب بھرتی شروع کر دی تھی کہ ہدہد بھی اُن کے لشکر میں شامل تھا۔ پھر ہدہد کی کوئی فوج آپ کے پاس ہوتی تب بھی کوئی بات تھی۔ بتایا یہ جاتا ہے کہ ہُدہُد صرف ایک آپ کے پاس تھا۔ اس ایک ہدہد نے بھلا کیا کام کرنا تھا اور ایک جانور ساتھ لے جانے سے آپ کی غرض کیا تھی؟

(۳) :۔ تیسری بات یہ ہے کہ قرآن کہتا ہے ہُدہُد نے واپس آ کر یہ باتیں بیان کیں اور معجزہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سلیمانؑ علیہ السلام پرندوں کی بولی سمجھتے تھے۔ حالانکہ اصولی طور پر یہاں حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ بیان ہونا چاہیئے تھا۔ مگر یہاں ہدہد کا معجزہ ہوتا ہے جو سلیمانؑ کے معجزہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ پھر پرندوں کی بولی سمجھنا حضرت سلیمانؑ سے ہی مخصوص نہیں۔ تمام شکاری پرندوں کی آوازیں سمجھتے ہیں۔

(۴) :۔ ایک اور بات یہ ہے کہ ہُدہُد ان جانوروں میں سے نہیں جو تیز پرواز ہوں اور اس قدر دور کے سفر کرتے ہوں یہ جہاں پیدا ہوتا ہے وہیں مرتا ہے مگر قرآن یہ بتلاتا ہے کہ ہدہد دمشق سے اڑا اور سو میل اڑتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ سبا کے ملک تک پہنچا اور پھر وہاں سے خبر بھی لے آیا۔ گویا وہ ہدہد آج کل کے ہوائی جہازوں سے بھی زیادہ تیز رفتار تھا۔ اور معجزہ دکھلانے والا ہُدہُد تھا نہ کہ حضرت سلیمانؑ۔ حالانکہ بتانا یہ مقصود تھا کہ حضرت سلیمانؑ نے معجزہ دکھایا۔

(۵) :۔ اُسی ہُدہُد کا دوسرا معجزہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ شرک اور توحید کے باریک اسرار سے واقف تھا اور اس کو وہ وہ مسائل معلوم تھے جو آج کل کے مولویوں کو بھی معلوم نہیں۔ کتنی اعلیٰ توحید وہ بیان کرتا ہے کہتا ہے۔ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ فَهُمْ لَا یَهْتَدُوْنَ۔ یعنی میں نے اس کو اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کے آگے سجدہ کرتے دیکھا اور شیطان نے ان کے عمل ان کو خوبصورت کر کے دکھائے ہیں اور ان کو سچے راستہ سے روک دیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ہدایت نہیں پاتے۔ پھر اُس کی غیرت دینی دیکھو۔ آج کل مولویوں کے اپنے ہمسایہ میں بُت پرستی ہو رہی ہو تو وہ اس کے رد کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ مگر ہدہد چاروں طرف دوڑا پھرتا ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو خبر لا کر دیتا ہے کہ فلاں جگہ شرک ہے۔ فلاں جگہ بت پرستی ہے۔

(۶) :۔ پھر وہ سیاسیات سے بھی واقف تھا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ وَاُوْتِیَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ۔ یعنی ملکہ سبا میں بادشاہت کی تمام صفات موجود ہیں اور اُسے لوازم حکومت میں سے ہر چیز ملی ہوئی ہے۔ گویا وہ اس کے تمام خزانے اور محکمے چیک کر کے آیا اور اس نے رپورٹ کی کہ تمام وہ چیزیں جن کی حکومت کے لئے ضرورت ہوا کرتی ہے وہ اس کے پاس موجود ہیں۔

(۷) :۔ پھر شیطان اور اس کی کارروائیوں سے بھی وہ خوب واقف ہے کیونکہ وہ کہتا ہے میں جانتا ہوں کہ انسان کا جب شیطان سے تعلق پیدا ہو جائے تو بُرے خیالات اس کے دل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ان خیالات کے نتائج سے بھی واقف تھا۔ کیونکہ کہتا ہے کہ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ ایسے خیالات کے نتیجہ میں انسان کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستہ سے دُور جا پڑتا ہے۔ یہ ہُدہُد کیا ہوا اچھا خاصہ عالم ٹھیرا۔ ایسا ہُدہُد تو اگر آج مل جائے تو اُسی کو مفتی بنا دینا چاہیئے۔

(۸) :۔ ہاں ایک بات رہ گئی اور وہ یہ کہ وہ تخت سلطنت کی حقیقت سے بھی خوب واقف تھا۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ ملکہ سبا کے پاس ایک ایسا عظیم الشان تخت ہے جو آپ کے پاس نہیں۔ گویا وہ لالچ بھی دلاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس پر حملہ کیجئے۔

شریعت کا بوجھ انسان کے سوا کسی اور پر نہیں ڈالا گیا

یہ ساری باتیں بتاتی ہیں کہ وہ ہُدہُد کوئی پرندہ نہیں تھا۔ کیونکہ قرآن میں صاف لکھا ہے کہ وہ امانت جسے فرشتے بھی نہ اٹھا سکے جسے آسمان اور زمین کی کوئی چیز اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوئی اسے انسان نے اٹھا لیا۔ وہی ہے جو ہماری شریعت کے اسرار کو جانتا ہے۔ فرشتہ صرف ایک ہی بات سمجھتا ہے یعنی نیکی کی بات کو۔ مگر انسان بدی اور نیکی دونوں پہلوؤں کو جانتا ہے۔ اور تمام حالات پر مکمل نگاہ رکھتا ہے۔ مفسرین کہتے ہیں کہ ہُدہُد کوئی جانور تھا۔ حالانکہ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ والی آیت موجود ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کے سوا اور کوئی مخلوق اسرار شریعت کی حامل نہیں۔ پس جبکہ ہُدہُد بھی اسرار شریعت سے واقف تھا تو [illegible] وہ بھی انسان ہی تھا نہ کہ پرندہ ۔۔۔۔۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں ہُدہُد نام کیوں رکھا گیا ہے؟ اور گو اس کا عقلی جواب میں قرآن کریم سے ہی دے چکا ہوں مگر اب بتاتا ہوں کہ ہدہد مراد کیا ہے؟ ہُدہُد کا پتہ لینے کے لئے جب ہم بنی اسرائیل کی کتابیں دیکھتے ہیں اور اس امر پر غور کرتے ہیں کہ کیا ان میں کسی ہُدہُد کا ذکر آتا ہے یا نہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں یہودیوں میں کثرت سے ھُدَدْ نام ہوا کرتا تھا جو عبرانی سے عربی میں بدل کر ہُدہُد ہو گیا۔ جیسے عبرانی میں ابراہام کہا جاتا ہے مگر جب یہ لفظ عربی میں آیا تو ابراہیم بن گیا۔ اسی طرح عبرانی میں یسوع کہا جاتا ہے مگر عربی میں عیسیٰ کہتے ہیں۔ اسی طرح عبرانی میں موشے کہا جاتا ہے مگر عربی میں یہی نام موسیٰ ہو گیا۔ اب بھی کسی اہل عرب کو لکھنؤ کہنا پڑے تو وہ لکھنؤ نہیں بلکہ لکھنا ہو کہے گا۔ اسی طرح عبرانی میں ہُدَد کہا جاتا تھا مگر چونکہ قرآن عربی میں ہے۔ اس لئے جب یہ نام اس میں آیا تو ہُدہُد ہو گیا۔

در حقیقت تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ھُدَدْ کئی ادومی بادشاہوں کا نام تھا اور اس کے معنے بڑے شور کے ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں بھی ھَدَّ کے ایک معنے الصوت الغلیظ یعنی بڑی بلند آواز کے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ اونچی آواز والے لڑکے کا نام ہُدَد یا ھُدھُد رکھ دیتے تھے۔ پھر یہ نام تیسرے ادومی بادشاہ کا بھی تھا جس نے مدین کو شکست دی تھی اور آخری بادشاہ کا بھی یہی نام تھا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ایک لڑکے کا نام بھی ہدہد تھا۔ بائیبل کی کتاب ۱۔ سلاطین باب ۱۱ آیت ۱۴ میں بھی ادوم کے خاندان کے ایک شہزادہ کا ذکر آتا ہے جس کا نام ہُدَدْ تھا اور جو یوآب کے قتل عام سے ڈر کر مصر بھاگ گیا تھا۔ جیوش انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے کہ پرانے عہد نامہ میں جب یہ لفظ اکیلا آئے اور اس کے ساتھ کوئی صفاتی فعل یا لفظ نہ ہو تو اس کے معنے ادومی خاندان کے آدمی کے ہوتے ہیں۔ غرض یہ ہُدہُد عبرانی زبان کا لفظ ہُدَدْ ہے جو عربی میں آ کر ہُدہُد ہو گیا۔

وقف جدید میں استقلال کے ساتھ شمولیت بے حد خیر و برکت کا موجب ہے

وقف جدید کا مقصد قرآن کریم کی تعلیم اور اس کی اشاعت ہے۔ اور معلمین کے ذریعے اس کا پڑھنا اور پڑھانا اس کا لائحہ عمل ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۰۳ معلمین اس جہاد میں مصروف ہیں اور مختلف مقامات پر ان کی کارگزاری احمدیت کی اشاعت اور اس کے استحکام کا موجب ہو رہی ہے۔ آپ اگر وقف جدید کا ہاتھ بٹائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی دستگیری کو حاصل کریں گے اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں گے۔

(ناظم مال وقف جدید)

راولپنڈی کے احباب قاعدہ یسرنا القرآن مکرم مرزا عبدالحق صاحب جنرل سیکرٹری سے حاصل کرسکتے ہیں۔ مینیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

ضرورت ہے

اچھی شخصیت کے حامل ذہین، محنتی، مستقل مزاج۔ میٹرکولیٹ نوجوان سیلز مینوں کی ضرورت ہے۔ معقول معاوضہ۔ تیز رفتار ترقی۔ شاندار مستقبل کے خواہشمند نوجوان امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق کے ہمراہ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں ارسال کریں۔

مینیجر کبیر ریڈیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵-۳ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور گولبازار ربوہ

بل ماہ مئی ۱۹۷۱ء

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان کی ادائیگی ۱۰ جون تک ضرور کر دی جائے۔ (مینیجر)

اسلام کی روزافزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔

سالانہ چندہ: صرف دو ۲ روپے

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰ روپے

فی تولہ ۲ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز

عقب مسجد نمبر ۸ گوجرانوالہ

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دس فیصد سالانہ منافع کی ضمانت

آپ اپنے سرمائے کو دگنا کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خرید کر رکھیں۔ اس کے علاوہ آپ اپنی آمدنی پر بھی انکم ٹیکس میں خاصی بچت کرتے ہیں۔ ان سرٹیفکیٹوں پر حاصل شدہ منافع بھی انکم ٹیکس سے بری ہے۔ اپنا مستقبل بھی محفوظ کیجئے اور ملک کی حفاظت میں بھی مدد کیجئے۔

انکم ٹیکس میں بچت

سالانہ آمدنی	انوسٹمنٹ الاؤنس	ٹیکس (انوسٹمنٹ کے بغیر)	ٹیکس (انوسٹمنٹ کے بعد)	ٹیکس میں بچت (انوسٹمنٹ کے بعد)	ٹیکس میں بچت کے علاوہ منافع اگر آپ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خریدیں: ۵ سال بعد	۱۰ سال بعد
روپے	روپے	روپے	روپے	روپے	روپے	روپے
4000	1240	563	84	647	4,000	10,000
6000	1860	1210	309	1519	6,000	15,000
8000	2480	2185	694	2879	8,000	20,000
10000	8100	3447	1024	4471	10,000	25,000
12000	3720	4507	1654	6161	12,000	30,000
15000	4650	7718	4042	11760	15,000	40,000
18000	5580	12698	6944	18742	18,000	50,000

نوٹ: ٹیکس کا تخمینہ بشمول سرچارج 2000 ہزار روپے پرسنل الاؤنس اور 20 فی صد ارنڈ انکم الاؤنس منہا کرنے کے بعد لگایا گیا ہے۔

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

5-10-50-100-500-1000 اور 5,000 روپے کی مالیت کے سرٹیفکیٹ تمام ڈاکخانوں سے مل سکتے ہیں۔

جاری کردہ:- سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز - اسلام آباد

تبلیغی، تربیتی اور علمی مجلہ

ماہنامہ

الفرقان

جس میں قرآنی حقائق بیان کئے جاتے ہیں آپ بھی اس بلند پایہ علمی۔ تربیتی اور تبلیغی مجلہ کی خریداری قبول فرمائیں۔ اس کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں سالانہ چندہ صرف -/۷ روپے ہے

(مینیجر)

یک روزہ

پٹھیاں - چوزے

لیبور کی خوراک - ٹیکے ملنے کا پتہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

ریٹ

یک روزہ پٹھیاں ۹۰ فی صد چن کر -/۲۰۰ روپے سیکڑہ (۳ فی صد زائد) ۱۰۰۰ یا زائد خریدنے پر ۱۰ فی صد زائد
یک روزہ مرغ -/۵۰ روپے سیکڑہ (مینیجر)

حکیم غلام احمد صاحب خادم چک نمبر ۵ احمد آباد سندھ تحریر فرماتے ہیں آپ کی دوا

اکسیر اپھارہ

نہایت مجرب اور قیمتی دولت ہے جس کا ہر زمیندار گھر میں موجود ہونا ضروری ہے ہمارے ایک جانور کو اپھارہ ہو جانے سے حالت نازک ہونے لگی تو خیال آیا کہ "اکسیر اپھارہ" استعمال کر کے دیکھیں جب دوا استعمال کرائی تو چند منٹوں میں وہ جانور ٹھیک ہو گیا
جانوروں کے ہر مرض کے لئے ادویات طلب کریں

تصدیقات کاربند

ڈاکٹر رشید ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

مرض اٹھرا کا شافی علاج

حبوب مفید اٹھرا

قیمت چھ صد گولی بیس روپے

ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۵۴۲

ہر قسم کا سامانِ سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

ہر قسم کا کاغذ اور گتہ

بازار سے رعایتی قیمتوں پر خریدنے کے لئے

پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۶۴۵۲۳

بہ تشریف لائیں

گھر ملک عبداللطیف ستکوہی فون نمبر ۶۲۵۱۶ ★ گھر ملک محمد حنیف فون نمبر ۶۲۵۱۸

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون نمبر ۵۲۹۲۳

اعلان نکاح

مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۷۱ء بعد نماز جمعہ مسجد دارالذکر لاہور میں مکرم محمد شفیع اشرف صاحب مربی سلسلہ نے میرے بیٹے عزیزم چوہدری نعیم احمد کا نکاح عزیزہ امۃ الجمیل بنت چوہدری محمد تقی صاحب بیرسٹر مرحوم کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

عزیز نعیم احمد چوہدری محمد اکبر علی صاحب مرحوم اکبر منزل قادیان کا پوتا اور عزیزہ امۃ الجمیل نواب چوہدری محمد دین صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔

(چوہدری محمد انعام اللہ۔ ۳۰۶ شیر شاہ روڈ ملتان)

آپ پوسٹل لائف سے زندگی کا بیمہ مفت کرا سکتے ہیں۔

وہ رقم جو آپ انکم ٹیکس دینے سے بچائیں گے اور جو بونس کی شکل میں آپ کو ملے گی پریمیم کی رقم سے کہیں زیادہ ہو گی۔ آپ بیمہ کرائیں یا پھر انکم ٹیکس زیادہ دیں لیکن اگر آپ نے پوسٹل لائف سے بیمہ کرا لیا تو

۱۔ انکم ٹیکس میں بچت ہو گی۔

۲۔ بیمہ کے ذریعہ آپ کی بچت جمع ہوتی رہے گی۔

۳۔ پوسٹل لائف کے گرانقدر بونس اس میں اضافہ کرتے رہیں گے۔

۴۔ آپ کے خاندان کو ہمہ وقت تحفظ فراہم رہے گا۔

۳۰ جون سے پہلے پہلے پوسٹل لائف پالیسی خرید کر انکم ٹیکس بچائیے۔

مفت

انشورنس

ٹیکس کا پیسہ بچائیے انشورنس میں لگائیے

بونس کی شرح

تاحیات پالیسیوں پر ■ ۴۲ روپے فی ہزار

میعادی پالیسیوں پر ■ ۳۳ روپے فی ہزار

پوسٹل لائف انشورنس

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

ADGROUP/CDNS

سرگودھا سے لاہور عوامی ٹرانسپورٹ کی نوائی ایکسپریس بسیں

شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
سرگودھا سے لاہور	۳/۳۰ بجے	۵/	۶	۸/۱۵	۹/۱۵	۱۰/-	۱۱/-	۱۱/۴۵	۲/۴۵	۳/۱۵	۴/۴۵
لاہور سے سرگودھا	۳/۳۰	۵/۳۰	۷/۳۰	۸/۳۰	۱۱/۳۰	۱۲/۳۰	۱/۳۰	۲/۳۰	۴/۳۰	۶/-	۸/۴۰

بیوپاری حضرات کی سہولت کیلئے لاہور سے آخری ٹائم ۸ بجے چلایا گیا ہے۔ نئی گاڑیاں، تجربہ کار ستاف آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ (مینیجر ایجنسی ملک)

PHOTO GRAPHERS & PHOTO GOODS DEALERS

FOTO CENTER

HAIDER ROAD - RAWALPINDI

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۱۵ روپے

نورنظر — اولاد نرینہ کے لئے — کورس ۲۵ روپے

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۹ ہجرت تا ۴ احسان ۱۳۵۰ ہش

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بالعموم اچھی رہی مگر ۳۰ ہجرت کو حضور کو ضعف قلب کی شدید تکلیف ہو گئی جو دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کے بعد یہ تکلیف تو نہ رہی مگر ضعف دماغ کی شکایت ہو گئی۔ اب حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے البتہ کبھی کبھی جسم میں اور سر میں درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۔ ربوہ ۲۴ ہجرت آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں احباب جماعت سے ایک اہم خطاب فرمایا۔ مقامی احباب کے علاوہ [illegible] سرگودھا، لائلپور، جھنگ اور دیگر مختلف مقامات سے بھی احباب جماعت حضور کی تقریر سننے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے

حضور اقدس نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں احباب جماعت کو ان تین امور کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ (۱) ہمارے عزیز ملک پاکستان کو اس وقت ملک دشمن عناصر کے ناکام منصوبوں کے باقی ماندہ اثرات کے علاوہ جن مشکلات اور اقتصادی پریشانیوں کا سامنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں دور فرمائے اور اسے ترقی کی شاہراہ پہ گامزن رکھے۔

(۲) اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی حفاظت فرمائے جو لوگ دنیا کے کسی بھی حصے میں اور کسی بھی رنگ میں اس کی مخالفت کرتے ہیں اور ہماری غلبۂ اسلام کی جدوجہد میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بد اثرات سے ہمیں محفوظ رکھے۔ اور اپنی تائید و نصرت سے ہمیں نوازتا رہے۔

(۳) دوست میری صحت کے لئے بھی خصوصیت سے دعائیں کریں کہ میری اس بیماری اور تکلیف کے جو چند اثرات باقی رہ گئے ہیں وہ بھی جلد دور ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

۴۔ ۲۷ ہجرت کو یوم خلافت کے مبارک موقع پر لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام ساڑھے سات بجے صبح سے ساڑھے نو بجے تک مسجد مبارک میں ایک جلسۂ عام زیر صدارت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل منعقد ہوا۔ احباب کثرت کے ساتھ اس میں شامل ہوئے۔ جلسہ میں تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر تصنیف و اشاعت اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے خلافت کی ضرورت و اہمیت اور اس کی برکات کے مختلف پہلوؤں پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ آخر میں صاحب صدر نے مختصر تقریر کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔

۵۔ ۲۸ ہجرت کو بعد نماز عصر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارہویں تربیتی کلاس "ایوان محمود" میں شروع ہو گئی۔ کلاس کا افتتاح مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم سابق مبلغ انچارج غانا (مغربی افریقہ) نے تقریر اور مختصر اجتماعی دعا کے ساتھ کیا۔ پہلے روز ہی ۲۰۸ مجالس کے ۲۳۳ نمائندگان کلاس میں شامل ہوئے۔ اتنی مجالس اس سے قبل کبھی اس کلاس میں شامل نہیں ہوئیں۔ الحمد للہ۔

۶۔ ۲۹ مئی ۱۹۷۱ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات میں ملک کے نامور دانشور، ماہر تعلیم، شاعر اور نقاد جناب ڈاکٹر سید صفدر حسین چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا نے ایک مختصر جامع اور خیال انگیز خطبہ صدارت ارشاد فرماتے ہوئے کالج اور سربراہان کالج کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا آپ نے فرمایا کہ آپ کا ادارہ ان برگزیدہ درسگاہوں میں سے ایک ہے جن میں قومی و ملی جذبہ سے سرشار ہو کر اہم خدمات انجام دی جا رہی ہیں۔ میری دانست میں اس دانشگاہ کی امتیازی حیثیت کا سہرا آپ کے مذہبی جوش و خلوص کے سر ہے۔ یہ والہانہ خلوص آپ کے شہر کے در و دیوار، کوچہ و بازار اور مساجد و معابد کی تنظیم میں بھی رونما ہے۔ لیکن آپ کے تعلیمی ادارے بھی اس کے اظہار کا بہت اچھا نمونہ ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ یہ دانشکدہ جس میں آج مجھے آپ سے تخاطب کا شرف حاصل ہوا ہے۔ آپ کی فکر بلند، روشن دماغی اور حسن تنظیم کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ مستحکم عمارتوں کی تعمیر، پائیدار فرنیچر کی فراہمی سائنس لیبارٹریز کے لئے اعلیٰ سامان کا حصول، لائبریری کے واسطے مفید کتابوں کی تلاش وغیرہ ایسے مراحل ہیں جن میں اگر ڈھیل برتا جائے یا طمع کو دخل دیا جائے تو ان سے تربیتی ادارے تعمیر کی بجائے تخریب کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں منتظمین اور اساتذہ طلبار کے لئے مثالی اخلاق کا نمونہ نہیں بن سکتے قدم قدم پہ آپ کے ادارہ میں پائیداری، کفایت شعاری اور فراوانی آسائش کا احساس ہوتا ہے جس سے دل مطمئن اور دماغ آسودہ ہو جاتا ہے۔

نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے اور اس ملک میں بھی اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے اور سلسلہ کے کاموں کو مضبوطی سے چلانے کے لئے مجھے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔ میں شروع سے بتاتا چلا آرہا ہوں کہ تحریک جدید کا کام وسیع کرنے کے لئے ہمارے پاس روپیہ نہیں۔ اگر ساری جماعت اپنی ساری دولت بھی دے دے تب بھی اتنا روپیہ ہمارے ہاتھ میں نہیں آ سکتا۔ جس کے ذریعہ ہم اس کام کو سرانجام دے سکیں۔ تو اس وقت ہمارے سامنے ہے اگر ہم کام کر سکتے ہیں تو اسی طرح کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں اور جو قلیل گذارہ [illegible] ان کی حیثیت کے لحاظ سے قلیل ہوں کام [illegible] پس میں اب پھر اپنی جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا [illegible] آگے آئیں اور اس جوش کا ثبوت دیں جس کا اظہار وہ اس طرح کیا کرتے [illegible] احمدیت کی عزت کی حفاظت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔" (الفضل ۱ دسمبر ۱۹۴۶ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے داماد میاں محمد یونس صاحب حامی کا ۲۵/۵ کو انتقال ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ۱۹/۵ کو انہیں اپنی موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے شدید دماغی ضربات آئیں۔ دو مرتبہ ماہر سرجنوں نے اپر[illegible] کوششوں کے باوجود جانبر [illegible] بزرگان سلسلہ اور [illegible] کی مغفرت کے لئے د[illegible] بچی امۃ الحفیظ کے لئے یہ ایک نہایت المناک سانحہ ہے۔ ابھی گزشتہ اکتوبر میں شادی ہوئی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے ہمیں صبر عطا کرے اور اپنی رضا پہ راضی رہنے کی ہمت دے۔"

(خاکسار مرزا محمد حسین۔ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی)

6365
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
منیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
A/185 دہانہ ہاؤس مظفر گڑھ